رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیماں خوشتر خار وطن از سنبل و ریحاں خوشتر
یوسف کہ بمصر پادشاہی می کرد می گفت گدا بودن کنعان خوشتر

پانزدہ روزہ

کاکوری اخبار

[illegible]

عہ	۱؍
سالانہ چندہ	فی پرچہ

جلد ۲ | جمعہ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۴ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

از مولوی نذر علی علوی صاحب درد

شہود حسن شہادت بنائے کاکوری
حصول نور بصیرت لقائے کاکوری
وفائے غیر سے بہتر جفائے کاکوری
یہ ہے وجود میں گلزار پورا گر یارو
نہ کیوں ہو قلب کو فرحت سرور آنکھوں کو
نہ نور بار ہو اس کا سواد اعظم کیوں
نوائے رشک حسد ہے گئے مقدر میں
خطاب مجکو دیا سب نے دل کے دیوانہ
ہمیشہ اس نے زمانہ کو تازگی بخشی
جگہ جگہ لئے پھرتی ہے روح قالب کو
خدا بلعت کا نمونہ بنا زمانے میں
یہ ہمارے واسطے کوئے حبیب جنت ہے
یہ ذرہ ذرے میں پرتو ہے گو حقیقت کا
حدیث حب وطن درد دل یہ کہتی ہے
اگر ہے مسئلہ ارتقا سمجھ لے درد

وجود عشق و محبت فضائے کاکوری
ضیائے صبح حقیقت ہوائے کاکوری
قلیل فرد ہیں درد آشنائے کاکوری
ہیں بلبل چمن دلکشائے کاکوری
لئے ہے دوش پہ جنت ہوائے کاکوری
ہے حسن فرحقیقت سرائے کاکوری
مرے نصیب میں کل ہمائے کاکوری
نکل گیا تھا کہیں منہ سے ہائے کاکوری
عجیب ہے چمن جانفزائے کاکوری
مگر ہے قلب کے اندر ہوائے کاکوری
دلوں پہ نقش ہے صدق و صفائے کاکوری
صبا ادھر چلی آتی ہوائے کاکوری
ہے روح وجد میں طواف فضائے کاکوری
ولائے کعبہ دل ہے ولائے کاکوری
اسی فنا میں ہے بقا بقائے کاکوری

مفید معلومات

لنکا میں کیلے کے درخت کے رس سے زہریلے سانپ کا علاج کیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ کیلے کے درخت کی گدی کو نچوڑتے ہیں اور اس میں سے ایک یا دو پیالے حاصل کر کے جس کو سانپ نے کاٹا ہے پلاتے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ۹۴ فیصدی بیمار اس سے صحت یاب ہوتے ہیں۔

فاختہ کی آواز سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور شیر کی چربی جس مکان میں ہو وہاں بھی سانپ نہیں ٹھہرتا۔

سمندر کھار آتے ہیں گوندھ کر چوہے کے بل میں رکھ دیا جائے تو چوہے بھاگ جائیں گے۔

گندھک کی دھونی دینے سے پلنگ میں کھٹمل نہیں رہتے۔

بچھو جہاں ڈنک مارے اس مقام پر فوراً دار چینی کا تیل لگا دیا جائے تو تکلیف نہیں ہوتی۔

بھڑ کے ڈنک مارنے کی جگہ پر مٹی کا تیل لگا دینے سے سکون ہوتا ہے۔

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ گھی میں کونسی اور کس مقدار کی ملاوٹ ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ (بقیہ مضمون ص پر ملاحظہ ہو)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴ | کاکوری اخبار | نمبر ۱۱

تعلیم کا حاصل کیا ہے

(۱)

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے بعنوان "نتائج امتحانات پر سرسری نظر" جو مقالہ سپرد قلم کیا تھا اس میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ آئندہ فرصت میں ہم اپنے تاثرات ہدیہ ناظرین کریں گے۔ لہذا آج ہم تفصیلی طور پر اظہار خیال کرتے ہیں ہم یہ پہلے کہہ چکے ہیں کہ کامیاب طلبہ کتنے ہیں کہ جن کو ٹھوس تعلیم حاصل ہوئی ہے۔ اب ہم اقتصادی حیثیت سے یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ فی زمانہ اعلیٰ تعلیم ہمارے لئے کہاں تک مفید ہے جبکہ معیار تعلیم اتنا ناقص ہے کہ اس مشہور نتائج حاصل ہوتا علوم طلبہ کے دل و دماغ کو کہاں تک جلا دیتی ہے۔ اور علم و عمل۔ ایثار و خلوص۔ تہذیب و شائستگی اور ترقی دارتقا کیلئے کس حد تک مفید ثابت ہو رہی ہے۔ جفاکشی خدمت گذاری۔ زندہ دلی پیدا کرنے میں کہاں تک موجودہ تعلیم کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اور سیاسی۔ معاشرتی۔ عمرانی اقتصادی مشکلات کا حل ایسی تعلیم سے کس قدر ممکن ہے۔ اس سے انکار ناممکن ہے کہ قدرت موقع دیئے بغیر کسی سے کچھ چھینتی ہے نہ بلا استحقاق کسی کو کوئی چیز عطا کرتی ہے۔ چنانچہ یہی وہ راز ہے جس کو شارع اسلام نے ان الفاظ میں ظاہر کیا ہے کہ "خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ خود اپنے اندر کوئی تبدیلی نہ پیدا کرے" یہ تبدیلی کیا ہے اسکا مطلب سوائے اسکے کچھ نہیں کہ حالات حاضرہ کو غور سے دیکھا جائے اور قدرت نے جو اصول قرار دیے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجائے۔

انسان کی حقیقی عظمت کا راز اسی میں پوشیدہ ہے کہ وہ زمانہ کی رفتار کے ساتھ اسی شاہراہ پر چلنے کی اپنے میں صلاحیت پیدا کرے۔ عام طور سے مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہم سے کہا جاتا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد نے ملازمت ہی کے ذریعہ ترقی و عروج کے منازل طے کیے تھے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے دماغوں میں ملازمت ہی کا خیال جاگزیں ہے ہم نے پہلے جیسا لکھا تھا کہ اب انتہائی مقابلہ کا دور ہے۔ ہر ہر صیغہ اور ہر ہر چیز میں نہ صرف اپنوں بلکہ دیگر قوموں سے مقابلہ ہے۔ اب ملازمت میں ہر چھوٹے بڑے صیغہ کا امتحان مقابلہ ہوتا ہے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے کتنے اہل وطن ہیں جو امتحان مقابلہ میں بیٹھنے کے لئے طیار ہیں یا ہو سکیں گے۔ اب وہ زمانہ نہیں کہ صرف سعی سفارش سے ملازمتیں حاصل کر لی جائیں۔ اور نہ وہ وقت ہے کہ صرف ملازمت کو ذریعہ معاش سمجھا جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہمارے بزرگوں نے بڑی بڑی خدمتیں حاصل کیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہم کن منزلوں سے گذر رہے ہیں جہاں درجنوں ڈپٹی کلکٹر و منصف تھے وہاں اب صرف دو تحصیلدار ہیں۔ موجودہ دور میں اسکول ماسٹری زیادہ آسان سمجھ لی گئی ہے۔ اس صیغہ میں باوجود اعلیٰ تعلیم کے اسوقت تک کوئی ہیڈ ماسٹری تک نہیں پہونچ سکا۔ ہم کو اپنی ذہنیت اب بدلنا پڑے گی۔ اور دماغوں سے محض ملازمت کا تخیل نکالنا پڑے گا۔ کیونکہ صرف ملازمت ہمارے مرض کا علاج نہیں ہو سکتا۔

ہم میں سب سے بڑی خرابی جو ہے وہ یہ ہے کہ ہم تعلیم حاصل کرتے وقت بچوں کے رجحان طبیعت کو دیکھتے ہیں اور نہ یہ سوچتے ہیں کہ کس شعبہ کے لئے لڑکوں کو طیار کیا جائے۔ ہمارا قصبہ تو بہت چھوٹی جگہ ہے عام طور سے یہ وبا تمام ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور مسلمانوں میں خصوصیت سے کہ بس پڑھتے جاؤ۔ جب کالج یا اسکول سے نکلے تو سوچ ہوا کہ کیا کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشی حیثیت سے ہم ترقی کرنے سے قاصر رہتے ہیں

یورپ کے نوجوانوں کی قوت عمل کسی ایک شعبہ

کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتی یا ایک محدود دائرۂ عمل ان کا نہیں ہوتا۔ ہندوستانی طلبہ کی طرح وہ ایک لکیر کے فقیر نہیں ہوتے بلکہ جو پیشہ بھی وہ اختیار کرنا چاہتے ہیں یا جس شعبہ کو وہ پسند کرتے ہیں اس میں طبعی میلان۔ ذاتی رجحان اور اس کام کرنے کی صلاحیت و استعداد کو ضرور دخل ہوتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اسلئے وہ صرف اسی کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں جس کو وہ خوش اسلوبی سے انجام دے سکتے ہوں اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات، ملک۔ وطن اور قوم کے لئے صحیح معنوں میں مفید ثابت ہوتے ہیں (باقی آئندہ)

بقیہ مضمون صفحہ ۲ اس گھی کو کڑاہی میں گرم کرو۔ جب پوری حرارت پر گھی جوش کھا رہا ہو تو آگ سے اتار کر سرد پانی کے چھینٹے دو۔ اس عمل سے تیل الگ پانی کے اوپر تیرنے لگے گا اور چربی علیحدہ ہو جائے گی اور اصل گھی الگ ہو جائے گا وجہ یہ ہے کہ ان کے وزن مخصوص الگ الگ ہوتے ہیں اور باقی اضافہ شدہ صاف طور پر ان کو الگ کر دیتا ہے۔

ہوا کہ قصبہ و بیرون قصبہ میں کچھ نئے لوگوں کو برابر دیکھا جا رہا ہے۔ پبلک کو ہوشیار رہنا چاہیے۔

معلوم ہوا ہے کہ چند روز قبل موضع جلیامؤ حلقہ تھانہ کاکوری میں ڈاکہ پڑا ہے۔ منشی ابوالخیر صاحب وہاں تفتیش میں مصروف ہیں اور ان کو قصبہ میں آ کر یہاں کی حالت کو دیکھنے کا موقع کم ملتا ہے۔

آمدنی و خرچ جلسہ فلسطین

بابت جلسہ ہائے فلسطین تفصیلی حساب آمدنی و خرچ چندہ سے آمدنی اور مصارف ہوائے پیسہ

بیسہ ہے جگہ کی قلت کی وجہ سے چندہ دہندگان کی پوری فہرست اور حساب کی تفصیل ہم شائع کرنے سے معذور ہیں۔ جنہوں نے فہرست آمدنی اور تفصیل مصارف کو خود دیکھ لیا ہے آمدنی جو ہوئی اور خرچ جو ہوا وہ صحیح ہے چندہ دہندگان کے ناموں کے علاوہ کچھ رقم متفرقات میں درج ہے جسکے متعلق ہم کو بتلایا گیا کہ بعض لوگوں کے نام

نقوش

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب! عرصہ سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ کاکوری میں ۶-۷ ماہ سے زیادہ کوئی پوسٹ مین نہیں رہنے پاتا۔ پوسٹ مینوں کے جلد جلد تبدیل ہونے سے ایک طرف پبلک کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور دوسری جانب ڈاکخانہ کے کاموں میں بھی ضرور ہرج واقع ہوتا ہوگا۔ محمد ایوب پوسٹ مین جس کو یہاں آئے ہوئے صرف ۷-۸ ماہ ہوئے ہوں گے سنا ہے کہ اس کے تبادلہ کے لئے بھی انسپکٹر ڈاکخانہ جات نے رپورٹ کی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ انسپکٹر صاحب کو کیوں کاکوری سے اسقدر عناد ہے کہ باوجود متعدد بار توجہ دلانے کے بھی وہ کسی پوسٹ مین کو مستقل دو چار سال یہاں نہیں کام کرنے دیتے جیسے ہی ہر وہ نیا شخص یہاں کی پبلک سے واقف ہوتا ہے اور اہل قصبہ کو بھی قدرے اطمینان ہوتا ہے کہ انسپکٹر صاحب اس پوسٹ مین کو تبدیل کر دیتے ہیں ہم پر زور طریقہ پر پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب سے استدعا کریں گے کہ وہ موجودہ پوسٹ مین محمد ایوب کے تبادلہ کی رپورٹ کو نا منظور فرمائیں اور اگر احکامات تبادلہ صادر ہو چکے ہیں تو اس پر نظر ثانی فرما کر تبادلہ منسوخ کر کے پبلک کی شکایت دیرینہ کو دفع کریں۔

قصبہ میں چوروں کے حملے

منشی ابوالخیر صاحب انچارج تھانہ کاکوری کے یہاں تبدیل ہو کر آنے کے بعد سے قصبہ میں چوروں کے ہتھکنڈے موقوف ہو گئے تھے اور تقریباً ۶-۷ ماہ تک قصبہ میں امن رہا۔ اب دو تین ہفتہ سے یہ شکایت سنی جا رہی ہے کہ بعض مکانوں میں چوروں کے حملے ہوئے۔ لیکن کہیں سے سامان وغیرہ اٹھ جانے کی اطلاع ابھی نہیں ملی سوائے خود سب انسپکٹر صاحب کے یہاں کے۔ البتہ یہ سنا جا رہا ہے کہ بعض مکانوں میں چور آئے لیکن مکینوں کے جاگ اٹھنے سے سرقہ کی کوئی واردات نہیں ہونے پائی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ

یاد نہیں ہے یا بعضوں نے پہلے کچھ رقم دی اسکے بعد پھر اور دیا ایسی رقمیں متفرقات میں درج کر دی گئی ہیں۔

"دہلی کے لڈو"

از مولوی صبیح الدین صاحب اسیر

گذشتہ سے پیوستہ

پھر گوری شنکر نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اور اسی سڑک کی سیر و تفریح کے دوران میں میں ایک معمر مگر خوش رو شخص سے ملا، جس کے سر پر بڑا سا پگڑ بندھا تھا، مجھے دیکھتے ہی وہ ہنسا، میں قسم کھاتا ہوں واللہ کہ میں نے اس شخص کو اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا لیکن اس بات کا کسی دوسرے کو یقین ہی نہ آسکا، تم یقین مانو پہلے میں بھی اس کے جواب میں اخلاقاً مسکرایا۔ وہ میرے پاس آیا۔ اور پھر بلا کی تمام سب کی خیریت دریافت کرنے لگا، میں نے حیرت سے جواب دیا کہ ہر طرح خیریت ہے اور اس اخلاق کے صلہ میں اسکا شکریہ ادا کر کے اسکے اعزا و اقربا کے بارہ میں پوچھ گچھ کر رہا تھا کہ میرے منھ سے یہی نکل گیا کہ میں نے آپکو کہیں دیکھا ہے مگر اسوقت یاد نہیں آرہا ہے کہ کہاں اور کب"

اس نے ہنستے ہوئے کہا "میرے بچے! تم نوجوان لوگ بہت بھولکڑ ہوتے ہو، جب میں تمہارے سن کا تھا اس وقت کی ہر بات آجتک مجھے یاد ہے، بہر حال آؤ ہم ایک پیالہ دودھ کا پئیں گے اور وہیں یہ بات چیت بھی ہوتی رہے گی"

میں نے دوبارہ اسکے اصرار کا انتظار بھی نہ کیا کیونکہ جس شفقت کے ساتھ اس نے مجھے دعوت دی تھی وہ میرے اوپر اثر کئے بغیر نہ رہی تھی۔ اس لئے سب سے بہتر حلوائی کی دوکان پر ہم لوگ پہونچے اور میرے دوست نے فوراً مٹھائی لانیکا حکم دیدیا۔ "وہ مٹھائیاں "دہلی کے لڈو" واللہ کسی طرح تریاق اکبر سے کم نہیں ہوتے اور اس کے مقابلہ میں یہ لڈو" اس نے ہاتھ میں لئے ہوئے کراچی کے لڈوؤں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا "بالکل مٹی کے پنڈے معلوم ہوتے ہیں" اور تھوڑی دیر میں وہ مٹی کے پنڈے یعنی کراچی کے لڈو تندرست غذا سے اسکے ہاتھوں سے نکلکر منھ کے راستہ نہ معلوم کہاں جا پہونچے، پھر گوری شنکر نے جس کا لہجہ اب بہت پرجوش تھا کہا "دہلی کے لڈوؤں کیلئے ایک مثل بھی ہے یعنی جس نے ان کو نہیں چکھا اس کو ان کا اشتیاق عمر بھر رہتا ہے اور جس نے کھایا وہ ان کو دوبارہ کھانے کا متمنی رہتا ہے، اور یہ مثل حقیقتاً بالکل سچ ہے، خیر میں کہاں سے کہاں جا پہونچا، ہاں تو میں کیا کہہ رہا تھا"

میں نے اس کو یاد دلاتے ہوئے کہا "تمہارے دوست نے مٹھائی کے لئے حکم دیا"

"ہاں" فرمایش اس نے کی مٹھائی آئی اور ہم نے کھانا شروع کی، ہم نے ایک دوسرے سے اس طرح بات چیت کی جیسے کہ دو مچھلی کے شکاری آپس میں گفتگو کرتے ہیں اور کھایا اس طرح جیسے ڈاکو کھاتے ہیں، مجھے اس وقت کی تمام گفتگو تو یاد نہیں رہی لیکن اتنا ضرور یاد ہے کہ میں اسکی شفقت سے آگے اپنے گھر کے اعزا و اقربا تک فراموش کر چکا تھا، لیکن جو کچھ ہم لوگوں نے کھایا وہ مجھے یاد ہے، ہم نے رکابیوں پر رکابیاں صاف کیں اور جیسے جیسے وقت گذرتا جاتا تھا ہم دونوں ایک قسم کے دوستانہ مقابلہ میں مصروف ہوتے جاتے تھے کہ دیکھیں کون زیادہ کھاتا ہے اور واللہ میں اسکا اعتراف کرنے پر مجبور ہوں کہ میں بازی ہار گیا، اس ظالم کی بھوک دوزخ کی کبھی نہ بجھنے والی آگ معلوم ہوتی تھی، رکابیوں پر رکابیاں آتی تھیں اور لالہ جی کا پیٹ تھا کہ عمرو عیار کی زنبیل کہ اب بھرتا ہے نہ جب بھرتا ہے"

"لیکن آخر کہاں تک کبھی نہ کبھی تو وہ تھکتا ہی" شنکر فلاسفروں کیطرح بولا "خدا خدا کر کے لالہ جی بھی ہمت ہار دے ہی اور بڑی دیر کے بعد جا کر ان کا ہاتھ رکا۔ انھوں نے جیب سے رومال نکالکر اپنا دہانہ پونچھا اور مجھ سے پوچھا کیا آپ پان کھائیں گے۔

میں نے کہا "میں بہت خوش ہوں گا، واقعہ یہ ہے کہ جبتک پان نہ کھایا جائے اسوقت تک یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ کچھ کھایا بھی گیا" "یہ سنتے ہی لالہ پان لینے کے لئے دکان سے اتر کر سڑک پر جا پہونچے"

پھر گوری شنکر نے قنوطیت کے ساتھ آہ بھرتے ہوئے

یکایک کہا وہ انسان بھی کس قدر جلباز واقع ہوا ہے اور بھائی دہلی کے دوکاندار کا غصہ بھی غضب ہے، میرا مانجھی پھر نہ لوٹا، پندرہ منٹ کے بعد دوکاندار کا ملازم مٹھائی کا حساب لیکر میرے سر پر آ دھمکا اسوقت میرے پاس اتنی رقم بھی نہ تھی اور اگر ہوتی بھی تو میں اس بلانوش دہلوی کی شکم پری پر کیوں صرف کرتا۔ اس لئے میں نے نہایت نرمی کے ساتھ اس چھوکرے سے یہ کہا کہ میں نے مٹھائی کی فرمائش نہیں کی تھی بلکہ میرے دوست نے حکم دیا تھا لیکن پھر چند کرنیکے بعد میں نے اس سے کہا بلکہ وہ میرا دوست بھی نہیں صرف ملاقاتی ہے اتفاقیہ ملاقاتی ہے جس سے ابھی چند ہی منٹ ہوئے مجھے ملاقات ہوئی، اتنا کہکر میں اٹھا اور اس چھوکرے نے یہ کہکر دروازہ کی جانب بڑھا کہ ہماری دہلی بہت ہی خوشنما جگہ ہے وہ خوشنما جگہ ہے، چنگلی نامذہب چھوکرے نے غصہ کے لہجے میں چلاتے ہوئے کہا وہ تم دونوں ٹھگوں نے میری کل دوکان چٹ کر ڈالی اور اب اسکی قیمت دیتے ہوئے تمھاری جان نکلتی ہے"

"میں نے اسے کہا کہ میں نے تیری دکان ہرگز نہیں چٹ کی میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ میں ٹھگ بھی نہیں ہوں تم اس کو جو چاہو کہو مگر میرے متعلق اس قسم کے جملے مت زبان سے نکالو"

"لیکن دنیا میں حق بات کون سنتا ہے، اس نے اس زور سے غل مچانا شروع کیا کہ مالک دوکان اور نصف درجن اور ملازمین نے میرے گرد حلقہ بنالیا، اسطرح مجبور ہوکر میں نے مالک دکان سے کہا کہ بہتر ہے میں اس کی قیمت ادا کرنیکو تیار ہوں مگر چونکہ میری جیب میں اتنی رقم موجود نہیں ہے۔ اسلئے میرے ساتھ دکان کا کوئی ملازم میرے گھر تک چلا چلے اور رقم لیکر واپس آجائے اس کے جواب میں اس نے اپنے مددگار سے کہا وہ ان کو یہاں سے جانے مت دو اور ان کی کلائی کی گھڑی اتار لو"

رداموا تم خود بھی جانتے ہو کہ فطرتاً میں کوئی لڑاکا یا جھگڑالو نہیں ہوں مگر صبر کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے۔ اس خیال سے کہ دہلی کی دکاندار کا مددگار ایک شریف آدمی کی کلائی پکڑ کر اسکی گھڑی اتارے مجھے برافروختہ کردیا اور میں غصہ میں لال بھبوکا ہوگیا، اس کے بعد میں نے مالک دکان کے ایک ٹھوکر رسید کی، مٹھائی کی ٹوکری اٹھاکر اس میں سے کچھ مٹھائی پھینکی اور کچھ کھائی، بقیہ کو جو وہاں چولہے پر چڑھا گرم ہورہا تھا آگ میں الٹ دیا جس سے آگ کے شعلے بلند ہوگئے میں سچ کہتا ہوں رداموا اس وقت میری قطعی ایک مست ہاتھی کی تھی، جب مجھے اپنے تن بدن کا ہوش آیا تو میں نے اپنے آپ کو کوتوالی کے دو جوانوں کے ہاتھوں میں پایا"

گوری شنکر نے کہا "مختصر یہ ہے کہ مجھے تین دن کوتوالی کی حراست میں رکھا گیا جہاں ہر سپاہی مجھے گھونسے مار مار کر اپنا دل خوش کرتا تھا، اس کے بعد میرے والد صاحب کو تار دیا گیا انھوں نے جاکر ان سب کے معاوضہ میں پانچسو روپیہ ادا کرکے مجھے رہائی دلوائی"

اس کے بعد گوری شنکر نے اپنا قصہ ختم کرتے ہوئے مجھے نصیحت کی "اگر تمہیں کبھی ساحل گنگ کے بلاد کی سیر کا اتفاق ہو تو بھولکر بھی دہلی کا رخ مت کرنا" اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا وہ کہ یقین مانو رداموا دوست وہاں کوئی چیز دیکھنے کے قابل ہی نہیں ہے"

بقیہ صفحہ

...جو بڑھائے گئے اور تین ناموں کے لئے مولوی عبدالحلیم صاحب کو کمیٹی نے مجاز کیا کہ وہ لوگوں سے ملکر نام تجویز کردیں کمیٹی کا آئندہ جلسہ دوسرے ہفتہ اکتوبر ۳۳ء میں ہوگا۔

(۷) اطلاع ملی ہے کہ ٹھاکر دوارہ منشی گنگا لعل صاحب واقعہ محلہ کاستھان میں مثل سالہائے ماسبق امسال بھی ایام کے لئے رہس کا انتظام کیا گیا ہے ۲۲ ستمبر ۳۳ء سے روزانہ شب میں ہوتا ہے جس میں عوام کا بہت بڑا مجمع ہوتا ہے کیونکہ امسال قصبہ میں اور کسی دھرم سالہ میں رہس کا انتظام نہیں کیا گیا ہے۔

بسلسلہ اخبار مورخہ ۱۵ جولائی سنہ ۳۳ء

خوش خلق

(از منشی محمد شفیع صاحب قمر کاکوروی)

خوش خلقی کی فضیلت خداوند عالم نے اپنے کلام پاک میں فرمائی ہے اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے یہ آیت نازل فرمائی (اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم) ترجمہ اسکا یہ ہے کہ تمہاری اپیدائش لے محمد) بہت بڑے خلق پر ہوئی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر انسان میں اللہ تعالٰے نے یہ جوہر ضرور عطا فرمایا ہے اور یہ حسن اخلاق انسان کے اوصاف حمیدہ میں ایک اعلیٰ صفت ہے چنانچہ بزمانہ رسالت متعدد ایک روایت حضرت ابی ہریرہ سے ہے کہ بموجودگی دیگر اصحاب حضرت رسول مقبول نے فرمایا کہ میں اسواسطے دنیا میں بھیجا گیا ہوں کہ عمدہ اخلاق کو پورا کروں اور اپنی اُمت کو تعلیم دوں کہ وہ اپنے اخلاق کو درست کرسکے آئندہ مستقبل کو نیک و مفید ثابت کرسکے اسی طرح ایک دوسری روایت حضرت ابوداود و ترمذی سے ہے کہ ایک موقع پر حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب سے بھاری چیز جو میزان عمل میں رکھی جائے گی وہ خدا سے خوف کامل رکھنا اور خوش خلقی ہوگی۔ اسی طرح ایک اور واقعہ ہے کہ اصحاب پاک میں سے کسی صحابی نے حضرت صلعم سے دریافت کیا کہ دین کیا چیز ہے تو حضور سرور عالم نے فرمایا خوش خلقی۔ بعدازاں ان صحابی نے خود آکر داہنی طرف یہی سوال کیا یہی جواب عطا ہوا پھر اونھوں نے ہر سہ جانب گھوم کر یہی سوال کیا جواب اوسکا بدستور حضرت سرور کائنات نے عطا فرمایا یہی تعلیم ابتدائی اسلام کی تھی اور اسی نے بڑے بڑے شاہوں و ملوک گردو یا پھر اعمال انسانی میں افضل بلکہ مکارم اخلاق ہے ایک روایت میں اور اسی طرح نظر سے گذرا ہے کہ حضرت سرور عالم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی انسان دولت میں یا عزت میں کسی شخص سے نہیں بڑھ سکتا ہے تو خندہ پیشانی رہکر اور خلق حسن میں بڑھ جاوے زمانہ موجودہ کے رنگ کو دیکھتے ہوئے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ باوجود کم دولت و کم علمی کے بوجہ تہذیب حال و معاشرت اسقدر بدخلقی کا اثر قلوب پر ہمارے قائم ہے کہ اس تاریک اثر نے ہم کو اور ہماری مفلس مسلم قوم کو بُری حالت میں ڈال دیا ہے اور روز بروز اسی وجہ سے ہر طرح کی تکلیف و مصائب برداشت کرتے ہیں۔ دینی نقطۂ نظر سے تو یوں بداخلاقی پیدا ہورہی ہے کہ دینی تعلیم کا سبق لینا ہم نے ایک قلم ترک کردیا ہے اور مذہب کے وہ اصول جن کو ہمارے بزرگوں نے پابندی سے اپنے اوپر فرض کئے تھے۔ اور حتی المقدور ان کا پورا کرنا اپنے اوپر اگر فرض نہیں خیال کرتے تھے تو واجبات سے تو گرنے نہیں دیتے تھے اور وہ اس اپنے طرز عمل کو خواہ تقلیداً ادا کرتے ہوں یا اپنا فرض مذہبی یا اخلاقاً پورا کرتے ہوں ایک عمدہ تمثیل مستقبل کے لیے تھی غریب عزیز یا دوست کی مدد اور اسکی ہمدردی یا خبرگیری ظاہری یا مخفی طور سے کرنا اپنا شیوہ بلکہ فرض سمجھتے تھے اور اوسکو نظرانداز نہیں کرتے تھے زبان پر لانا یا اس کا اظہار کرنا کسی عنوان سے داخل گناہ نہیں تو اخلاقی جرم ضرور خیال کرتے تھے اس مخفی سلوک سے جو برکات اوس کی ذات پر یا اوسکی دولت و عظمت پر ظاہر ہوئے تھے اوسکی قدر وہ خود ہی سمجھ سکتا ہوگا کیونکہ دیگر اشخاص اوس سے ایک حد تک ناواقف ہی رہتے تھے۔ اسلام نے درستی اخلاق کی تعلیم پر بیحد زور دیا ہے اور خدا جانے کس قدر احادیث اس فعل احسن کے فضائل میں موجود ہیں صحابہ کرام کے اقوال اسکی تائید و توصیف میں شاہد ہیں۔

موجودہ تعلیم دنیاوی ضرورتوں کے اعتبار سے ہر طرح مفید ضرور ہے اور اس کا حاصل کرنا ذاتی اقتدار و حصول دولت و عزت کے لئے مقدم۔ لیکن دینی تعلیم نے مذہبی تعلیم سے ناواقف رہنا اور اوسطرف توجہ نہ کرنا اور اسی سے روگردانی کرکے اور نیز اعتراض بے محل کرنا یا ان کے پابند اصحاب کو حقیر سمجھ کر نشانۂ ملامت بنانا

وطن کی خبریں

نوٹ:۔ اعزہ احباب اور سب اہل وطن سے جو باہر ہیں خواہ وطن میں گذارش ہے کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات مخبر میں روانہ کرکے مشکور کرتے رہیں۔ اڈیٹر

موسم:۔ ۱۸ ستمبر کی بارش کے بعد پھر پانی نہیں برسا۔ دھوپ میں ابھی کافی حدت ہے تھوڑی رات گذرنے پر ہلکی رضائی اوڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عموماً سہ پہر کو گرمی ہو جاتی ہے جس سے بارش ہونے کی امید ہوتی ہے ابھی تک فصل خریف اچھی کہی جاتی ہے۔ دہان اور فصل ربیع کے لئے ابھی بارش کی ضرورت شدید ہے

آب و ہوا:۔ فصلی بخار کی عام شکایت ابھی بدستور ہے اور اکثر گھروں میں لوگ خارشت میں بھی مبتلا ہیں اور برساتی پھنسیاں بھی باعث تکلیف ہیں۔

تقریب عقد:۔ چودہری محمد اطہر خلف چودہری محمد طیب (چودہری محلہ) کا عقد قصبہ موہان میں حکیم محمد الیاس صاحب کی صاحبزادی سے ۲۵ ستمبر کو بعد نماز عصر ہوا۔ ہم محمد طیب صاحب کو اس فرض سے سبکدوش ہونے پر ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں

عورت مردانہ لباس میں:۔ سنا گیا ہے کہ موضع صیبت مئو کی ایک نوجوان عورت اپنے شوہر یا کسی عزیز سے خفا ہو کر مردانہ لباس میں کاکوری چلی آئی تھی اور ایک شبانہ روز یہاں مقیم رہی لوگوں نے اسکو نوجوان مرد سمجھ کر گھر کے اندر جانے کی اجازت نہیں دی۔ اسکے شوہر کو کسی طرح علم ہو گیا اور وہ آکر یہاں سے اسکو لے گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ عورت بہت تیز و طرار ہے اور کسی طرح بھی اپنے بات چیت و طرز عمل سے نسوانیت کا اظہار نہیں ہونے دیا۔

صحت و سکون:۔ (۱) حاجی امیر احمد علوی صاحب بی اے (پنشنر ڈپٹی کلکٹر) اسپیشل مجسٹریٹ و آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کا مزاج گذشتہ عشرہ میں سست ہو گیا تھا۔ دفعتاً دوران سر کی شکایت پیدا ہو گئی تھی ذرا سی جنبش سے دماغ میں تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ معدہ کی خرابی کا سبب تھا چنانچہ مسہل دوا طبیعت صاف ہو گئی۔ لیکن ابھی قدرے اضمحلال و ضعف طبیعت باقی ہے۔ خداوند کریم جلد مزاج بحال فرمائے۔

(۲) قاضی انتظار علیخاں صاحب عباسی بی اے کو اسہال پھر کچھ تشنجی کیفیت پیدا ہو گئی اور غذا کے بعد طبیعت سست ہو جاتی تھی۔ ڈاکٹر معالج نے بقیہ دانتوں کے نکال دینے کی تجویز کی چنانچہ اس وقت تک چودہ دانت منجملہ بقیہ بیس دانتوں کے نکالے جا چکے ہیں۔ دانتوں کے نکالنے کی تکلیف سے قدرے ضعف معلوم ہوتا ہے ورنہ یوں بفضلہ طبیعت چاق ہے اور تشنجی کیفیت میں کمی ہے۔ خدا کرے جلد بھائی صاحب کی شکایتیں رفع ہوں اور قوت عود کرے۔

(۳) بابو جگدیش نرائن (محلہ کاشتھان) کی اہلیہ کو زیر ناف میں بخار آرہا تھا اور اس میں کچھ خفت ہوئی تھی کہ اسکے پھوڑا نکل آیا جسکی وجہ سے بخار پھر تیز ہو گیا تھا۔ بخار میں لکھنوی وید کے علاج سے کچھ خفت ہے۔ پھوڑے کا اپریشن مقامی جراح نے کیا۔ زخم کی حالت اچھی ہے۔ اندمال میں ابھی کافی عرصہ لگے گا۔ عام کمزوری بہت ہے۔ باری تعالے مریضہ کو جلد صحیح و تندرست فرمائے۔

(۴) مولوی نظم الدین حیدر، بی اے، وکیل (مولوی محلہ) کو انفلوئنزا ہو گیا تھا۔ نزلہ اور اعضا شکنی کی تکلیف رہی اب بفضلہ سکون ہے۔

(۵) اہلیہ حاجی محمد حسن علوی صاحب (شیخ سعدی محلہ) کو بھی بہت سے آلام

(۶) حافظ عباسی صاحب (شیخ سعدی محلہ) کی شکایات میں اب بفضلہ تعالے بہت تخفیف ہے اور مرض کے اثرات رفتہ رفتہ رفع ہو رہے ہیں۔

علالتیں:۔ (۱) بیوہ منشی حبیب اللہ مرحوم (باڑی) کے متعلق سنا گیا ہے کہ شدید تپ میں مبتلا ہیں طبیب معالج نے ورم جگر بھی تجویز

کیا ہے اللہ تعالے رحم فرمائے اور جلد صحت عطا فرمائے۔

(۲) منشی احمد حسن علوی بی۔ اے (شیخ سعدی محلہ) ہنوز میڈیکل کالج لکھنؤ سے واپس آگئے ہیں۔ بجلی کا کورس ختم ہو گیا۔ بظاہر گلے کی گلٹی میں کوئی اثر اس طریقہ علاج سے نہیں معلوم ہوا۔ اب ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ریڈیو کا علاج کرایا جائے جس کیلئے پٹنہ جانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ اللہ تعالے احمد حسن صاحب کو کسی طریقہ علاج سے صحت عطا فرماکر انکو و نیز انکے اعزہ کو تسلین فرمائے۔

(۳) معلوم ہوا کہ مولوی متین الدین خاں علوی (مولوی محلہ لال الی) گلبرگہ (دکن) میں شدید بیمار ہو گئے سخت اختلاج و دورہ ہوا تھا بغرض علاج و تبدیل آب و ہوا اورنگ آباد آگئے ہیں۔ خداوند کریم برادر عزیز کو جلد صحت و تندرست فرمائے۔

(۴) اورنگ آباد سے اطلاع ملی ہے کہ حافظ نصیر احمد علوی صاحب کے صاحبزادے کو بخار آرہا ہے اور نمونیہ کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ اور بچی کو بھی شدید کھانسی آرہی ہے۔ خداوند کریم بچوں کو جلد تندرست فرماکر نصیر احمد صاحب وغیرہ کو تسلین فرمائے۔

انتقال:۔ (۱) اورنگ آباد کی ایک تحریر سے معلوم ہوا کہ مولوی متین الدین خاں علوی (مولوی محلہ، لال الی) کا چار سالہ بچہ چند روز علیل رہکر انتقال کر گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم کو اس حادثہ میں متین الدین صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔

(۲) مرزا محمد شفیع بیگ (مغل محلہ) کمپونڈر جو عرصہ سے بیمار کام کر رہے تھے چند روز میعادی بخار میں مبتلا رہکر انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم اس جوانا مرگ پر بہت متاسف ہیں اللہ تعالے مغفرت فرمائے اور مرحوم کے اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

متفرقات (۱) صوبہ متحدہ کی حج کمیٹی کے دفتر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ترنر ماریس کمپنی کا "جہانگیر" نامی جہاز حاجیوں کو لیکر بمبئی سے براہ کراچی ۱۸ اکتوبر سنہ۳۸ء کو روانہ ہوگا۔ اس جہاز میں ۱۸۰ اول درجہ کے ۴۰ دوم درجہ کے اور ۹۲۲ عرشہ جہاز کے مسافروں کی گنجائش ہے۔

کرایہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

	آمد و رفت	ایک طرف
درجہ اول	۴۲۶ روپیہ	۲۱۳ روپیہ
درجہ دوم	۳۵۱ "	۱۸۶ "
عرشہ جہاز	۱۰۸ "	۱۱۰ "

(۲) حسب اعلان سابق ۱۳ رجب مطابق ۱۰ ستمبر کو بعد نماز ظہر جناب امیر علیہ السلام و حضرات حسنین علیہم السلام کے موئے مبارک کی زیارتیں تکیہ شریف کا ظمیہ پر ہوئیں۔ مجمع کافی تھا۔ حاضرین کو شیرینی تقسیم کی گئی۔

(۳) ۱۹ رجب مطابق ۱۴ ستمبر بروز جمعہ حضرت شاہ تقی علی قلندر و حضرت شاہ علی اکبر قلندر کے فاتحہ بعد نماز مغرب تکیہ شریف پر ہوئے اور حاضرین کو تبرک میں پلاؤ تقسیم کیا گیا۔ بعد تقسیم تبرک چائے نوشی ہوئی۔ چائے کے بعد کمال جالونوی نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعد نماز عشاء محفل قوالی منعقد ہوئی اور دوسرے دن صبح کو بھی مجلس سماع ہوئی۔ دونوں محفلیں بہت کامیاب ہوئیں اور اہل ذوق حضرات کو خوب لطف آیا۔

(۴) معلوم ہوا ہے کہ موضع جلیا منو (من مضافات کاکوری) میں دس بارہ دن ہوئے ڈاکہ پڑا تھا۔ افسر انچارج تھانہ کاکوری تحقیقات کر رہے ہیں۔

(۵) گذشتہ عشرہ میں سنا گیا ہے کہ پولیس اسٹیشن کاکوری میں چوروں نے پہلے تھانیدار صاحب کے کوارٹر میں پچھوٹ کیطرف نقب لگانے کی کوشش کی لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو تھانہ کے اندر آکر کوارٹر جو خالی تھا اسکی قفل توڑ کر سامان از قسم پارچہ وغیرہ اٹھالے گئے

(۶) ۱۰ ستمبر کے جلسہ عام میں مسئلہ فلسطین کے سلسلہ میں جو عارضی کمیٹی بنائی گئی تھی اسکا جلسہ ۲۶ ستمبر سنہ۳۸ء کو ہوا اور بالاتفاق طے پایا کہ جلسہ عام کے دس ارکان کے علاوہ پانچ نام بڑھا کر اسی کمیٹی کو مستقل کمیٹی کی شکل دیدیجائے۔ مولوی طاہر حسن و منشی سعید احمد صاحبان کے نام بالاتفاق رائے (بقیہ صفحہ ۳ پر ملاحظہ ہو)

دی یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (لال الی) سے سید محمد نثیر الدین نے شائع کیا